سیر و سوانح

محمد وسیم اختر مفتی

حضرت عیاش بن ابوربیعہ رضی اللہ عنہ

حضرت عیاش بن ابوربیعہ کے والد کا اصل نام عمرو تھا، ان کے پاؤں لمبے تھے، اس لیے ذوالرمحین (دو نیزوں والے) کے لقب سے مشہور تھے۔ مغیرہ بن عبداللہ ان کے دادا تھے۔ وہ اپنے پانچویں جد مخزوم بن یقظہ کی نسبت سے مخزومی کہلاتے ہیں۔ ابوعبدالرحمٰن یا ابوعبداللہ ان کی کنیت تھی۔ حضرت عیاش ابوجہل اور حارث بن ہشام کے ماں شریک سوتیلے بھائی تھے۔ ان کی والدہ ام الجلاس اسماء (کبریٰ) بنت مخرمہ (محربہ: مزی، مخربہ: ابن عبدالبر) تمیمی کی شادی پہلے ابوجہل کے والد ہشام بن مغیرہ سے ہوئی۔ ہشام نے انھیں طلاق دے دی تو ان کے بھائی ابوربیعہ عمرو بن مغیرہ سے ان کا بیاہ ہوا۔ اس طرح ابوجہل ماں جایا ہونے کے ساتھ ان کا تایازاد بھی بن گیا۔ حضرت عبداللہ بن ابوربیعہ حضرت عیاش کے سگے بھائی تھے۔ حضرت خالد بن ولید ان کے چچازاد تھے۔

حضرت عیاش بن ابوربیعہ 'اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'* میں شامل تھے۔ ابن اسحٰق کی مرتب کردہ فہرست کے مطابق دین اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں حضرت عیاش کا نمبر ستائیسواں اور ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت سلمہ کا اٹھائیسواں تھا۔ ۵ ؍ نبوی میں دور اسلامی کی پہلی درس گاہ دارارقم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے سے پہلے وہ ایمان لا چکے تھے۔

حضرت عیاش بن ابوربیعہ نے حبشہ اور مدینہ، دونوں شہروں کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعثت نبوی کے تیسرے سال حکم ربانی نازل ہوا: 'فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ'، ''(اے نبی)، آپ کو جو حکم نبوت ملا ہے، اسے

* التوبہ ۹: ۱۰۰۔

ہانکے پکارے کہہ دیجیے'' (الحجر۱۵: ۹۴)۔ جب آپ کی عمومی دعوت اہل مکہ کے دلوں پر اثر کرنے لگی اور دین اسلام کا چرچا ہونے لگا تو مشرک سرداروں کو اپنے بتوں کی خدائی خطرے میں نظر آنے لگی۔ انھوں نے نو مسلم کمزوروں اور غلاموں پر ظلم وستم ڈھانے شروع کر دیے۔ اشراف قریش میں سے کوئی شخص ایمان لاتا تو ابوجہل مخزومی اس کی بے عزتی کرتا اور کہتا تو نے اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دیا ہے جو تم سے بہتر تھے۔ اگر کوئی تاجر مشرف بہ اسلام ہوتا تو اس کی تجارت درہم برہم کرنے کی دھمکی دیتا اور اگر کوئی مفلس دولت ایمان پا لیتا تو اسے مارتا پیٹتا، جسمانی اذیتیں پہنچاتا اور بھوکا پیاسا رکھتا۔ جب وہ بالکل بے سدھ ہو جاتا تو کفریہ کلمات کہنے پر مجبور کرتا۔ حضرت عیاش بن ابوربیعہ مسلمان ہوئے تو ان کے قبیلہ بنومخزوم کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ انھیں اور بنومخزوم کے دوسرے نو مسلم نوجوانوں حضرت ولید بن ولید اور حضرت سلمہ بن ہشام کو گرفتار کر کے سزا دیں۔ یہ حضرت ولید کے بھائی ہشام بن ولید کے پاس گئے تو اس نے کہا: انھیں سرزنش کر لو، لیکن خبردار جو میرے بھائی کی جان لی، ورنہ میں تمھارے سب سے زیادہ معزز سمجھے جانے والے شخص کو ٹھکانے لگا دوں گا۔ ہشام بن ولید اور ان کے تیسرے بھائی خالد بن ولید بعد میں مسلمان ہوئے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

نبوت کے پانچویں سال قریش کی ایذا رسانیوں کا سلسلہ عروج کو پہنچ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: ''تم اللہ کی سرزمین میں بکھر جاؤ''۔ پوچھا: یا رسول اللہ، ہم کہاں جائیں؟ آپ نے حبشہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''وہاں ایسا بادشاہ حکمران ہے جس کی سلطنت میں ظلم نہیں کیا جاتا۔ وہ امن اور سچائی کی سرزمین ہے، (وہاں اس وقت تک قیام کرنا) جب تک اللہ تمھاری سختیوں سے چھٹکارے کی راہ نہیں نکال دیتا''۔ چنانچہ رجب ۵؍ نبوی (۶۱۵ء) میں سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون کی قیادت میں سولہ اہل ایمان نصف دینار کرایہ پر کشتی لے کر حبشہ روانہ ہوئے، پھر حضرت جعفر بن ابوطالب کی سربراہی میں دو کشتیوں پر سوار سڑسٹھ اہل ایمان کا دوسرا گروپ نکلا۔ حضرت عیاش بن ابوربیعہ، ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت سلمہ دارمی، بنومخزوم کے حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد اور حضرت سلمہ بن ہشام اسی گروپ میں شامل تھے۔ یہ پہلی ہجرت حبشہ تھی۔ دونوں گروپوں کے مہاجرین کی مجموعی تعداد تراسی (ایک سو نو: ابن جوزی) تھی۔ حضرت عیاش کے بیٹے عبداللہ بن عیاش کی پیدایش حبشہ میں ہوئی۔

شوال ۵؍ نبوی میں قریش کے قبول اسلام اور ان کی طرف سے مسلمانوں پر ہونے والا تشدد بند ہونے کی افواہ حبشہ میں موجود مسلمانوں تک پہنچی تو ان میں سے کچھ یہ کہہ کر مکہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے کہ ہمارے کنبے ہی ہمیں زیادہ محبوب ہیں۔ مکہ پہنچنے سے پہلے ہی ان کو معلوم ہو گیا کہ جو خبر انھیں سنائی گئی، جھوٹ تھی تو ان میں سے اکثر حبشہ

لوٹ گئے۔ابن سعد کہتے ہیں کہ کل تینتیس اصحاب مکہ میں داخل ہوئے اور جب ان کی قوم اور خاندان کی طرف سے اذیت رسانی کا سلسلہ پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ دوبارہ شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں باردگر حبشہ جانے کی اجازت دے دی۔یہ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ تھی۔اس اثنا میں کچھ مہاجرین حبشہ کو مشرکوں نے قید کر لیا اور کچھ وہیں ٹھیر گئے۔حضرت عیاش بن ابوربیعہ اور حضرت سلمہ بن ہشام ان لوگوں میں شامل تھے جو مکہ میں مقیم رہے۔

ابن عقبہ اور ابومعشر کے خیال میں حضرت عیاش بن ابوربیعہ نے ہجرت حبشہ میں حصہ نہیں لیا۔

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو مدینہ ہجرت کرنے کا اذن دیا تو حضرت عمر، حضرت عیاش بن ابوربیعہ اور حضرت ہشام بن عاص نے اکٹھے مدینہ ہجرت کرنے کا پروگرام بنایا۔انھوں نے علی الصبح مدینہ سے دس میل باہر مقام سرف سے آگے بنوغفار کے تالاب کے پاس تنضب نامی خاردار درختوں کے جھنڈ میں ملنے کا وعدہ کیا۔حضرت عمر اور حضرت عیاش تو حسب وعدہ پہنچ گئے، لیکن حضرت ہشام کو مشرکوں نے بندی بنا لیا۔دونوں اصحاب مدینہ روانہ ہوئے اور بہ خیر و عافیت قبا پہنچ گئے۔انھوں نے قبیلۂ بنوعمرو بن عوف کے ہاں قیام کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ میں تھے کہ حضرت عیاش کے ماں جایے ابوجہل بن ہشام اور حارث بن ہشام قبا پہنچے اور کہا: ان کی والدہ نے قسم کھا لی ہے کہ وہ سر میں تیل لگائے گی نہ سائے میں بیٹھے گی جب تک تمھیں دیکھ نہ لے گی۔حضرت عمر نے مداخلت کی اور کہا: عیاش، اصل بات یہ ہے کہ آپ کی قوم آپ کو دین اسلام سے ہٹانا چاہتی ہے، اس لیے ان سے بچ کر رہیں۔ آپ کی والدہ کو جوؤں نے تنگ کیا تو وہ ضرور کنگھی کر لیں گی اور مکہ کی دھوپ نے انھیں ستایا تو وہ ضرور سایے میں آ جائیں گی۔حضرت عیاش نے کہا: میں اپنی والدہ کی قسم پوری کروں گا۔وہاں میرا مال بھی تو ہے، اسے لے آؤں گا۔ حضرت عمر نے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ میں قریش کے مال داروں میں سے ہوں۔میرا آدھا مال لے لیں اور ان کے ساتھ نہ جائیں۔حضرت عیاش اپنی ضد پر قائم رہے تو حضرت عمر نے اپنی اونٹنی ان کے حوالے کی اور نصیحت کی کہ اس کی پیٹھ سے نہ اترنا اور اگر ان مشرکوں کی طرف سے کوئی شبہ ہوا تو اسی پر بھاگ آنا۔راستے میں ابوجہل نے کہا: بھتیجے، میرا اونٹ ہٹ پر آیا ہے۔مجھے اپنے ساتھ بٹھا لو۔حضرت عیاش نے اسے سوار کرنے کے لیے اونٹنی کو بٹھایا ہی تھا کہ سوتیلے بھائیوں نے جھپٹ کر ان کو باندھ دیا اور اسی طرح مکہ میں لے آئے۔شہر میں داخل ہوتے ہی ان کٹے مشرکوں نے نعرہ لگایا: اے اہل مکہ، دیکھو، ہم نے اپنے نادان بچے کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔تم بھی اپنے نادانوں کے ساتھ یہی سلوک کرو۔حارث بن یزید عامری مکہ میں حضرت عیاش کو ایذائیں دیا کرتا تھا، اس نے انھیں باندھنے میں ابوجہل اور حارث بن ہشام کی مدد بھی کی تھی۔اس موقع پر انھوں نے قسم کھائی کہ موقع ملتے ہی حارث کو قتل کر دوں گا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اسیری ختم ہونے کے بعد وہ مدینہ پہنچے تو حضرت حارث بقیع غرقد میں کھڑے تھے۔حضرت عیاش نے دیکھتے ہی ان کو مار ڈالا۔انھیں علم نہ تھا کہ وہ ایمان لا چکے ہیں۔اس موقع پر یہ حکم ربانی نازل ہوا:'وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَئًا'،''کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ دوسرے مومن کو قتل کرے، مگر غلطی سے''(النساء۴: ۹۲)۔آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فوراً ایک غلام آزاد کرنے کا حکم ارشاد کیا۔

عیاش کے جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اور مکہ میں محبوس دیگر مستضعفین کے لیے دعاے قنوت مانگنا شروع کی۔حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: آپ نماز عشا (یا فجر) کی آخری رکعت میں 'سمع اللّٰہ لمن حمدہ' کہنے کے بعد بہ آواز بلند دعا فرماتے:'اللّٰهم انج عياش بن أبي ربيعة، اللّٰهم انج سلمة بن هشام، اللّٰهم انج الوليد بن الوليد، اللّٰهم انج المستضعفين من المؤمنين، اللّٰهم اشدد وطأتك على مضر، اللّٰهم اجعلها (عليهم) سنين كسني يوسف'،''اے اللہ، عیاش بن ربیعہ کو نجات دے، اے اللہ، سلمہ بن ہشام کو بچا لے، اے اللہ، ولید بن ولید کو چھڑا دے، اے اللہ، کمزور اہل ایمان کو مشرکوں سے چھٹکارا دلا دے۔ اے اللہ، مضر کے کافروں کو خوب پیس ڈال۔یا اللہ، یوسف کے زمانۂ قحط کے سالوں کی طرح ان کے ایام وسال سخت کر دے''(بخاری، رقم ۳۳۸۶۔مسلم، رقم ۱۴۸۴۔نسائی، رقم ۱۰۷۴)۔ابن حجر کہتے ہیں کہ آپ نے ۱۵/ رمضان سے آخر رمضان تک یہ دعا مانگی، پھر عید کی صبح چھوڑ دی۔دوسری روایت میں ایک ماہ کی مدت کا ذکر ہے۔مختلف روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً یہ دعا مانگتے رہے تا آں کہ حضرت ولید بن ولید، حضرت سلمہ بن ہشام اور حضرت عیاش بن ابوربیعہ کفار کی قید سے چھوٹ گئے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات نماز فجر میں رکوع سے اٹھنے کے بعد عرب قبائل کے نام لے کر لعنت بھیجتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کر کے آپ کو منع کر دیا: 'لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ'(آل عمران۳: ۱۲۸)،''آپ کا اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں، اللہ ان کو توفیق توبہ دے یا انھیں عذاب میں مبتلا کرے، یقیناً یہ حد سے بڑھنے والے ہیں''(بخاری، رقم ۴۵۶۰۔مسند احمد، رقم ۷۴۶۵)۔مسند احمد کی روایت ۹۲۸۵ میں ذکر ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا نماز ظہر کے بعد مانگی۔

جنگ خندق کے بعد حضرت ولید بن ولید بچ کر مدینہ آ گئے۔انھوں نے بتایا کہ حضرت عیاش اور حضرت سلمہ سخت تنگی میں ہیں۔ان دونوں کے پاؤں ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں۔بعض روایات کے مطابق حضرت عیاش اپنی والدہ کی سختی اور اہل قبیلہ کے تشدد کی وجہ سے کفریہ کلمات کہنے پر مجبور ہو گئے۔آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

نے حضرت ہشام اور حضرت عیاش کو چھڑالانے کی ذمہ داری ان کو سونپی۔آپ نے مکہ کے لوہار سے بھی مدد لینے کی ہدایت کی جو مسلمان ہو چکا تھا۔حضرت ولید مکہ میں ان اصحاب کے کھانے پر مامور باندی کا پیچھا کر کے ان کے بندی خانے تک جا پہنچے، دیوار پھلانگ کر ان کی رسیاں کاٹیں اور اونٹ پر سوار کر کے مدینہ لے آئے۔قریش کو ان کے نکلنے کی خبر ہوئی تو خالد بن ولید کو ایک فوج دے کر ان کے پیچھے بھیجا۔یہ اصحاب سمندر کے کنارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق ہجرت پر گامزن تھے۔خالد بن ولید عسفان تک آئے اور انھیں نہ پا سکے۔حضرت عیاش کی والدہ بعد میں مسلمان ہو گئیں۔

مکہ میں قید ہونے کی وجہ سے حضرت عیاش بن ابوربیعہ جنگ بدر، جنگ احد اور جنگ خندق میں حصہ نہ لے سکے۔

حضرت علی یمن میں تھے۔حضرت ابوعمرو بن حفص مخزومی جو ان کے ساتھ تھے اپنی زوجہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو دو طلاقیں دے چکے تھے۔تیسری طلاق انھوں نے وہاں سے بھجوائی۔انھوں نے پانچ صاع (قریباً پندرہ کلو) کھجوریں اور پانچ صاع (قریباً اٹھارہ سیر) جو بھیجنے کے علاوہ اپنے ہم قبیلہ اور مدینہ میں اپنے مالی معاملات کے ذمہ دار حضرت عیاش بن ابوربیعہ اور حضرت سلمہ بن ہشام کو مطلقہ کو نفقہ دینے کا خط بھی لکھا۔ان دونوں نے کہا: ہم اسی صورت نفقہ دیں گے اگر مطلقہ حاملہ ہو۔حضرت فاطمہ بنت قیس خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا کہ نفقہ حاملہ کے لیے ہوتا ہے (مسلم، رقم ۳۶۹۷، ۳۷۰۶۔ابوداؤد، رقم ۲۲۹۰۔نسائی، رقم ۳۲۲۴۔مسند احمد، رقم ۲۷۳۳۴)۔

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وفات میں رومی فوج کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت اسامہ بن زید کی سربراہی میں لشکر بھیجنے کا حکم صادر فرمایا۔تب بہ شمول حضرت عیاش بن ابی ربیعہ کچھ صحابہ نے ان کی صغرسنی پر اعتراض کیا۔آپ نے فرمایا: تم لوگ تو اس کے باپ کی امارت پر اعتراض کرتے تھے۔واللہ، اسامہ لشکر کی سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے اور مجھے محبوب ترین ہے (بخاری، رقم ۳۷۳۰۔ترمذی، رقم ۳۸۱۶)۔

حضرت عیاش بن ابوربیعہ نے شام کی جنگوں میں حصہ لیا،مشہور روایت کے مطابق وہ ۱۳ھ میں جنگ یرموک میں جہاد کرتے ہوئے مقام شہادت پر فائز ہوئے۔ان کا سن وفات ۱۵ھ بھی بتایا جاتا ہے جب خلعت خلافت حضرت عمر فاروق کے پاس تھی۔یہ بھی کہا گیا کہ ان کی شہادت عہد صدیقی میں جنگ یمامہ میں ہوئی۔ذہبی نے ان کا نام شہداے اجنادین و یرموک کی مشترکہ فہرست میں شامل کیا ہے (سیر اعلام النبلاء)۔ایک اور روایت کے مطابق وہ

شام سے مکہ چلے آئے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ان کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عیاش مدینہ میں مقیم رہے۔

حضرت عیاش بن ابوربیعہ نے براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی۔ان سے ان کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عیاش، پوتے حضرت حارث بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک، عبدالرحمٰن بن سابط، نے فرمان رسول نقل کیے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت عمر کے آزاد کردہ حضرت نافع نے ان سے حدیث مرسلاً روایت کی ہے۔

حضرت عیاش بن ابوربیعہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت جب تک حرم کعبہ کی کماحقہٗ تعظیم کرتی رہے گی، خیر و عافیت سے رہے گی۔اہل ایمان جب اس فرض کو ادا نہ کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے (مسند احمد، رقم ۱۹۰۴۹)۔حضرت عیاش بن ابوربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قیامت سے پہلے ایک آندھی چلے گی جس میں تمام اہل ایمان کی روحیں قبض ہو جائیں گی (مستدرک حاکم، رقم ۸۵۰۳۔ مسند احمد، رقم ۱۵۴۶۳)۔ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیاش کے گھر گئے تو ان کی والدہ حضرت ام الجلاس اسماء بنت مخرمہ حضرت عیاش کا بیمار بیٹا آپ کے سامنے لائیں، آپ نے اسے دم کیا (کنز العمال، رقم ۳۷۴۵۵)۔

حضرت عیاش کی بیٹی حضرت ام حارث صحابیہ تھیں۔حضرت عیاش بن ابوربیعہ کے پوتے حارث بن عبداللہ اجل تابعین میں سے تھے۔قباع ان کا لقب تھا۔حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنے عہد خلافت میں انھیں بصرہ کا والی مقرر کیا۔حارث کے بیٹے عبدالرحمٰن کا شمار کبار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الجمل من انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال (مزی)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، تہذیب التہذیب (ابن حجر)۔